13-05-2003 سوال 34770

بعض دوستوں کا خیال ہے کہ جو اسلام قبول نہیں کرتا وہ آزاد ہے اور اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا، اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان پیش کرتے ہیں : **تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن ہی ہو جائیں** یونس (99) اور یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں **دین میں کوئی جبر نہیں** البقرۃ (256) اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟۔

جواب کا متن

الحمد للہ.

یہ دونوں عظیم آیات اور اسی طرح کی وہ آیات جو کہ اس معنی میں ہیں علماء کرام نے ان کے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ یہ ان لوگوں کے بارہ میں ہیں جن سے جزیہ لیا جائے مثلا یھودی، عیسائی، مجوسی، ان پر زبردستی نہیں کی جائے گی. بلکہ انہیں اس بات کا اختیار ہے کہ وہ اسلام لائیں یا جزیہ دے دیں ۔

اور کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ شروع اسلام میں حکم تھا پھر اللہ تعالی نے قتال وجہاد کے فرض کر کے اسے منسوخ کر دیا، تو اب جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرے اس سے جہاد وقتال کیا جائے گا حتی کہ وہ اسلام قبول کر لے یا پھر اگر وہ اہل جزیہ میں سے ہے تو جزیہ دینا قبول کرے ، اور اگر کفار سے جزیہ نہیں لیا جاتا تو ان پر اسلام لازمی ہے ،اس لئے کہ اسلام میں ان کی دنیاو آخرت میں نجات اور سعادت ہے ۔

تو انسان کے لیے باطل پر چلنے سے بہتر ہے کہ وہ حق کا التزام کرے جس میں اس کی بھلائی اور ھدایت وسعادت ہے، جس طرح کہ کسی انسان کو کسی اور کا کے حق کا التزام کروایا جاتا ہے، اگر نہیں کرتا تو اسے قید وبند کر دیا جاتا اور اسے مارا جاتا ہے، تو کفار کو اللہ تعالی کی توحید اور اسلام کا بدرجہ اولی التزام کرانا چاہئے بلکہ یہ تو واجب ہے کیونکہ اس میں ان کی دنیا وآخرت کی سعادت وکامیابی پنہاں ہے ۔

لیکن اگر وہ اہل کتاب میں سے ہوں مثلا یھودی اور عیسائی اور مجوسی، تو ان تین گروہوں کو شریعت نے اختیار دیا ہے کہ یا تو وہ اسلام قبول کر لیں یا پھر ذلیل ہو کر جزیہ دینا قبول کریں۔

اور بعض علماء نے اہل کتاب کے علاوہ دوسروں کو بھی ان کے ساتھ ہی رکھا ہے کہ انہیں بھی اختیار ہے کہ وہ یا تو اسلام قبول کر لیں اور یا پھر ذلیل ہو کر جزیہ دیں، اور اس مسئلہ میں راجح بات یہی ہے کہ انہیں اہل کتاب کے حکم میں شامل نہیں کیا جائے گا بلکہ صرف اہل کتاب یعنی یھودی ، عیسائی اور مجوسی کو ہی اختیار ہے اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرۃ عربیہ میں کفار سے قتال کیا اور ان سے اسلام کے علاوہ کچھ بھی قبول نہیں کیا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے التوبۃ(5)

تو اللہ تعالی نے اس آیت میں یہ نہیں کہا کہ یا وہ جزیہ دے دیں، تو یھود ونصاری اور مجوسیوں سے اسلام لانے کا مطالبہ کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو جزیہ کا مطالبہ کیا جائے اور اگر وہ اس سے انکار کردیں تو اہل اسلام کا ان سے حسب استطاعت قتال کرنا واجب ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان لوگوں سے لڑو اور قتال کرو جو اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے ،اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے اور نہ ہی وہ دین حق قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل خوار ہو کر اپنے ھاتھ سے جزیہ ادا کریں التوبۃ(29)۔

اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے ان مذکورہ تین گروہوں کے علاوہ کسی اور سے جزیہ قبول کیا ہو۔

اور اس میں اصل اور دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

اور تم ان سے اس وقت تک قتال وجہاد کرو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ تعالی کا ہی ہو جائے الانفال(39)۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

اور پھر حرمت والے مہینوں کے گذرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ انہیں قتل کرو، اور انہیں گرفتار کرو اور ان کا محاصرہ کرو، اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو، ہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے التوبۃ(5)۔

اس آیت کو آیت سیف کا نام دیا جاتا ہے، تو یہ آیت اور اسی طرح کی دوسری آیات ان آیات کی ناسخ ہیں جن میں عدم اکراہ کا ذکر ہے۔

اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔.